# غلام رضا (امیدوار ناظم) حلقہ 14

**پیغام تنظیم:** بسم اللہ الرحمن الرحیم محترم غلام رضا ہزارہ صاحب! میں مرزا آزاد اپنی طرف سے آپ کا اور آپ کے رفقاء کا اور بالخصوص مبارک صاحب کا مشکور و ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے، پیغام تنظیم کو وقت دیا۔ ہمیں سوالات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے آپ اپنا مختصر سا تعارف کرائیں۔

**غلام رضا:** غلام رضا نام ہے میرا۔ میں ایک ہزارہ قبیلے (قوم) سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں B.A تک پڑھا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** اگر آپ مطالعہ کرتے ہیں تو کس سیاسی مفکر کے نظریات سے اتفاق رکھتے ہیں؟

**غلام رضا:** جی ہاں! میں مطالعہ کرتا ہوں۔ میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے سیاسی افکار سے زیادہ متاثر ہوں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب! آپ کا پسندیدہ رنگ یا colour کونسا ہے؟

**غلام رضا:** میرا پسندیدہ رنگ براؤن کلر ہے۔

**پیغام تنظیم:** آپ کون سا کھیل پسند کرتے ہیں اور آپ کا پسندیدہ کھلاڑی کون ہے؟

**غلام رضا:** کرکٹ زیادہ پسند کرتا ہوں اور پسندیدہ کھلاڑی وسیم اکرم ہے۔

**پیغام تنظیم:** آپ کو کب اور کس بات پر غصہ آتا ہے اور آپ اس پر کس طرح کنٹرول کرتے ہیں؟

**غلام رضا:** مجھے، جب کوئی مجھ سے جھوٹ بولتا ہے تو مجھے غصہ آتا ہے۔ کیونکہ سچائی میں سب کچھ ہے۔ میں اپنے غصے کو آنکھ بند کر کے اسے بھلا دیتا ہوں۔

**پیغام:** جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے لئے ہمیں کن اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے؟

**غلام رضا:** سیاسی رواداری آپس میں پیدا ہو اور ایک دوسرے کو برداشت کرنا ہوگا۔

**پیغام تنظیم:** جمہوریت پر کس قدر یقین رکھتے ہیں۔ شکست اور جیت کی صورت میں، اپنے حریفوں کے ساتھ رویہ کیسا رہے گا؟

**غلام رضا:** سیاست میں ہار جیت لازمی ہے۔ ہارنا بھی سیاست میں ایک جیت کی طرح، اگر خدانخواستہ میں ہار بھی جاؤں تو میں اپنے، جو بھی جیتتا ہے، میں اپنے پورے پینل کے ساتھ اسے قبول کرتا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب! بحیثیت ایک جمہوری امیدوار کے، آپ آزادی تحریر و تقریر کے کس قدر حامی ہیں کیا آزادیٔ تحریر و تقریر کے بغیر جمہوری روایات فروغ پا سکتی ہے؟

**غلام رضا:** بالکل نہیں۔ تقریر و تحریر بالکل آزاد ہونا چاہیے۔ سیاست میں یہ لازمی چیز ہے۔

**پیغام تنظیم:** ہزارہ قوم کے اندر آپ کا پسندیدہ سیاست دان اور شخصیت کون ہے؟

**غلام رضا:** ہزارہ قبیلے میں پسندیدہ سیاست دان خدا بخشے میرے والد صاحب (سابقہ کونسلر حاجی بوستان مرحوم) تھے، کیونکہ لوگوں کے ساتھ اس کا رویہ سیاسی اقدار کے بالکل عین مطابق تھے۔

**پیغام تنظیم:** اچھا، رضا صاحب! آپ سیاست کیونکر کر رہے ہیں ہر سیاست دان کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ قوم کا خادم ہے، بعد میں وہ آقا بن جاتے ہیں آپ ان سے کس طرح مختلف ہیں؟

**غلام رضا:** میں دعوؤں پہ یقین نہیں کرتا، میں عملی کام کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں اپنے آپ کو دوسروں سے مختلف سمجھتا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** آپ تنظیم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں اور اس کی کن خدمات کو تائید کرتے ہیں؟

**غلام رضا:** تنظیم کے بارے میں میری رائے بالکل مختلف ہے دوسرے لوگوں سے، تنظیم ایک فلاحی ادارہ ہے۔ یہ قوم کے لئے بہت اچھی، ان کی خدمات قوم کے لئے ایک سرمائے کی طرح ہے۔

**پیغام تنظیم:** کیا آپ پیغام تنظیم، چہل دختر انِ تاریخ اور دیدگاہ نسل نو کا مطالعہ کرتے ہیں؟ اگر ہاں، تو کیسے لگا؟ اگر نہیں، تو کیوں؟ ان رسالوں کے لئے آپ نے کیونکر کچھ نہیں لکھا آج تک؟

**غلام رضا:** نہیں، آج تک ایسا موقع نہیں ملا کہ میں مطالعہ کروں۔ لیکن اس کے بعد انشا اللہ میں ان کا مطالعہ ضرور کروں گا۔

**پیغام تنظیم:** تنظیم مختلف شعبوں میں اپنی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اگر ان تمام تر شعبوں میں خدمات کے باوجود، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تنظیم نے کیا کیا ہے۔ اسے کیا کہا جائے، بے خبری یا تعصب پر مبنی تنگ نظری؟ اگر بے خبری ہے تو اتنے رسالوں پمفلٹس اور جلسوں میں تقاریر کے باوجود، ایسی بے خبر عوام کو کس طرح سے آگاہی دی جا سکتی ہے؟ مشورہ دیجئے۔

**غلام رضا:** مجھے نہیں معلوم کہ میں اسے تنگ نظری کہوں یا بے خبری۔ ان لوگوں کو میرا مشورہ ہے کہ وہ آکر تنظیم کا بذاتِ خود مطالعہ کریں۔ اس کے بعد کوئی رائے قائم کرے۔

**پیغام تنظیم:** قومی تعمیر میں اب تک تنظیم کے رول کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ اپنی طرف سے کوئی تجویز دینا چاہتے ہیں؟

**غلام رضا:** میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ جتنے بھی ان کی کارکردگی ہے یا تعلیم کے شعبے میں یا ترقی کے شعبے میں۔ اپنے معیار کو تیز کرنا چاہیے۔

**پیغام تنظیم:** آپ پیپلز پارٹی کے امیدوار ہیں۔ آپ نے اس پارٹی کو کب اور کیسے جوائن کیا؟ کیوں کسی اور پارٹی کو نہیں جیسے مسلم لیگ قائد اعظم۔

**غلام رضا:** میں، فی الحال تو آزاد امیدوار ہوں، میں تو بہت پہلے سے، بلکہ میرے والد صاحب پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ ایک خیرخواہ پارٹی ہے۔ عوام کی فلاح و بہبود میں پیش پیش ہے اور خاص کر ہزارہ قبیلے کے لئے پیپلز پارٹی کی خدمات بہت زیادہ ہے۔

**پیغام تنظیم:** اب آپ چونکہ باقاعدہ طور پر سیاست کے میدان میں اتر آئے ہیں تو کیا آپ اپنی جائداد کے گوشوارے عوام کے سامنے پیش کریں گے؟

**غلام رضا:** بالکل، جی ہاں۔

**پیغام تنظیم:** اچھا، یہ ایک حقیقت ہے کہ انتخابات میں بہت سارا خرچہ بھی ہوتا ہے۔ جس کی خاطر حکومت کی طرف سے اس پر ایک حد تک پابندیاں بھی لگائی گئی ہے۔ آپ نے اپنے انتخابات کے لئے کتنے رقم مختص کئے ہیں؟ عوام تو کچھ اور کہہ رہے ہیں۔

**غلام رضا:** خرچے کے بارے میں جو سپورٹ مجھے میرے دوستوں سے ملا ہے وہ میرے لئے کافی ہیں۔ ایک اور بات میں کہہ دوں اس شاہ خرچیوں کی جو دوسرے لوگ الیکشن میں کرتے ہیں۔ ہم اس کے خلاف ہیں۔ الیکشن اگر ہوں تو جذبے کے طور پر ہوں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب! آپ اور آپ کے سپورٹر، یعنی پیپلز پارٹی کے مقابلے میں، ایک دوسرے ناظم کا سپورٹر لوگوں کا استقبال ٹھنڈے آموں سے کرتا ہے۔ آپ آموں کی سیاست کو کس طرح سے دیکھتے ہیں؟

**غلام رضا:** مجھے اس کا علم تو نہیں ہے کہ آم سے استقبال کیا جاتا ہے یا کسی اور میوے سے، لیکن میں اپنے سپورٹر کو اپنے جذبات سے استقبال کرتا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** آپ معاشرے میں آموں کی سیاست کو خدمت کی سیاست کے مقابلے میں کس طرح تشریح کریں گے۔

**غلام رضا:** آموں کی سیاست ایک غلط کلچر ہے۔ اور ہماری سیاست کا اس کے ساتھ زمین آسمان کا فرق ہے۔ ہم لوگ جذبے سے، عوام کی خدمت کے جذبے سے میدان میں اتر آئے ہیں۔ اس لئے میں آموں کی سیاست کی نفی کرتا ہوں۔ یہ غلط ہے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب! کہا جا رہا ہے کہ پیپلز پارٹی اب شہید بھٹو کی پیپلز پارٹی نہیں رہی۔ اب تو یہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی پارٹی بنی ہوئی ہے، جسے ہم عملی طور پر دیکھ بھی رہے ہیں۔ آپ کیا کہیں گے؟

**غلام رضا:** یہ غلط ہے۔

**پیغام تنظیم:** مثال دے کر واضح کیجیے۔

**غلام رضا:** یہ پہلے بھی عوامی پارٹی تھی اور آج بھی عوامی پارٹی ہے۔ اس کا جو بھی منشور ہے صرف عوام کے لئے ہے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب! جس طرح یہ نظام ایک نیا نظام ہے آپ بھی بالکل ایک نئے اور نابالغ سیاسی کھلاڑی کی طرح میدان میں اتر آئے ہیں۔ آپ اس نظام میں کیا کمزوریاں اور کیا خوبیاں دیکھ رہے ہیں؟

**غلام رضا:** میں مانتا ہوں کہ میں اس میدان میں نیا ہوں۔ لیکن جس سیاسی سلسلے سے میرا تعلق تھا اور تعلق ہے انشاءاللہ تعلق رہے گا۔ نظام بالکل صحیح ہے لیکن اس میں جو لوگ پہلے ایلیٹ ہو کر آئے تھے انہوں نے اس نظام کو غلط طریقے سے استعمال کئے۔

**پیغام تنظیم:** کہا جاتا ہے کہ جیتنے کے بعد سیاسی لوگ پہلے اپنے لئے کوئی مقام یا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعد میں اگر وقت اور سرمایہ بچ جائے تو پھر عوام اور ان کے مسائل کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ آپ اپنے بارے میں کیا کہیں گے؟

**غلام رضا:** نہیں یہ غلط بات ہے میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ جیتنے کے بعد میں دل سے اور اپنے جذبات سے عوام کی خدمت کروں گا اپنے لئے کچھ نہیں کروں گا۔

**پیغام تنظیم:** عوام یہ کہتی ہے کہ سابقہ نمائندے بالکل ہی نا اہل تھے اور اچھے معیاروں پر انتخاب ہو کر نہیں آئے تھے۔ اس لئے عوام کے معیاروں پر پورا نہیں اترے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

**غلام رضا:** جہاں تک میں نے سنا ہے یہ بات درست ہے۔ مثال کے طور پر اس سے پہلے جو واقعات ہوئے، قوم نے یہ طے کیا تھا کہ ہمارے جتنے نمائندے ہیں وہ استعفیٰ دیں۔ لیکن کسی نے استعفیٰ پیش نہیں کیا۔ لیکن میں اپنے ذاتی طور پر، خدانخواستہ اگر کوئی ایسا موڑ آئے تو میرا استعفیٰ سب سے پہلے ہوگا انشاءاللہ۔

**پیغام تنظیم:** آپ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ باقاعدہ ایک سیاسی سوچ نہیں رکھتے پیپلز پارٹی کو آپ نے ایک سہارے کے طور پر لیا ہے۔ آپ خود اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

**غلام رضا:** یہ بالکل غلط ہے۔ میں ایک سیاسی بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں عرصہ پندرہ، بیس سالوں سے سیاسی پروسس میں رہا ہوں۔ اور میں ایک سیاسی سوچ رکھتا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** پیپلز پارٹی کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ حلقہ PB-2 میں ان کی طرف سے ایک ٹیسٹ میچ کے طور پر سیاسی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اسی لئے نظریاتی امیدواروں کی بجائے، جو ہاتھ آیا مقابلے کے لئے میدان میں اتار اگیا۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

**غلام رضا:** نہیں یہ غلط بات ہے۔ PB-2 میں پیپلز پارٹی نے جتنے بھی امیدوار نامزد کئے ہیں۔ سارے بالکل نظریاتی ہیں۔ اور انشاءاللہ بہت اچھا رزلٹ دیں گے۔

**پیغام تنظیم:** کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہزارہ قوم کے اندر چند سرمایہ دار افراد پیپلز پارٹی کو اپنے ذاتی کاروبار کے تحفظ کی خاطر چلا رہے ہیں؟ یعنی یہ خدمت کی نہیں بلکہ تجارت کی سیاست ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

**غلام رضا:** نہیں، میں بالکل اس کے خلاف ہوں۔ یہ غلط بات ہے۔ پیپلز پارٹی میں سارے طبقے کے لوگ شامل ہیں۔

**پیغام تنظیم:** لوگ کہتے ہیں کہ دراصل طالبان کو بنانے والی پیپلز پارٹی تھی۔ یہی وہ پارٹی ہے کہ جن کے دورِ حکومت میں طالبان وجود میں آیا۔ یہی پارٹی شہید بابا عبدالعلی مزاریؒ کے قتل میں شریک رہی ہے۔ آپ کی کیا رائے ہیں؟

**غلام رضا:** یہ بالکل غلط بات ہے۔ طالبان کی تشکیل اور بابا مزاریؒ کے قتل میں پیپلز پارٹی کا ہاتھ بالکل نہیں تھا۔ اس میں خفیہ ایجنسیز تھے۔ اسی خفیہ ایجنسیز کی وجہ سے پیپلز پارٹی کی حکومت برطرف ہوئی تھی۔

**پیغام تنظیم:** غلام رضا صاحب! جہاں عوام کی کثیر تعداد پیپلز پارٹی کی کارکردگی سے غیر مطمئین ہیں۔ آپ کو اس پارٹی کی کونسی خوبی ہماری قوم کے لئے مناسب اور فائدہ مند معلوم ہوتی ہے؟ آپ مسلم لیگ قائداعظم میں کیوں شامل نہیں ہوئے؟ جو پیپلز پارٹی سے زیادہ طاقتور پارٹی ہونے کا دعویٰ کر رہی ہے

**غلام رضا:** پیپلز پارٹی ایک عوام دوست پارٹی ہے۔ مانا کہ مسلم لیگ ق اس وقت برسرِ اقتدار ہے۔ لیکن اسی کے دورِ حکومت میں ہمارے قبیلے کے اوپر کئی بار قیامت ٹوٹی ہیں۔ اس لئے میں پیپلز پارٹی کو ترجیح دیتا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب! پورے ملک کے اندر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ اب کی بار خفیہ فرشتوں کی حمایت پیپلز پارٹی کو حاصل ہے۔ کہیں ان باتوں کے سحر میں آکر آپ پیپلز پارٹی میں شامل تو نہیں ہوئے؟

**غلام رضا:** جی نہیں پیپلز پارٹی کسی خفیہ فرشتے پر یقین نہیں رکھتا بلکہ عوامی طاقت پر یقین رکھتا ہے۔

**پیغام تنظیم:** غلام رضا صاحب! کہا جا رہا ہے کہ اس وقت پیپلز پارٹی کو چلانے والے حضرات کو ہماری قوم نے ہر پلیٹ فارم پر رجیکٹ کیا ہے مزید یہ کہ ہماری قوم کے اندر یہ ایک بے نہایت کمزور شخصیات کی پارٹی ہے۔ آپ کیا کہیں گے؟

**غلام رضا:** یہ بالکل غلط بات ہے۔ شخصیات پر نہ کبھی پیپلز پارٹی یقین رکھتا تھا اور نہ آج یقین رکھتا ہے۔ پیپلز پارٹی نظریات پر یقین رکھتی ہے۔ (سبحان اللہ)

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب شنید میں آیا ہے کہ ہماری قوم کے اندر، ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلروں کے درمیان شخصی اور ذاتی اختلافات آخر تک چلتی رہیں۔ بحثیت ایک ناظم امیدوار کے آپ اس پر کیا کہیں گے؟

**غلام رضا:** شاید اس طرح کا فضا ان کے درمیان رہا ہوگا لیکن میں ذاتی طور پر یہ کہوں گا کہ ہم اپنے نائب ناظم اور کونسلروں کے ساتھ مل کر ایک ٹیم ورک کے طور پر کام کریں گے۔

**پیغام تنظیم:** غلام رضا صاحب، گذشتہ انتخابات میں ہمارے ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلران نے مل کر اپنی قومی حیثیت منوانے کے لئے اوپر کی سطح پر خالق ہزارہ کو اپنا ووٹ دے کر منتخب کیا۔ لیکن بعد میں وہ ان سے سخت خائف تھے اور ان کا کہنا تھا کہ اکثر مراحل میں خالق ہزارہ ان کے خلاف کام کرتے تھے، ان کے فنڈز کو روکتے تھے اور ہر طرح کی رکاوٹیں ڈالتے تھے۔ اگر اس وقت آپ ناظم ہوتے تو آپ کا کیا ردِ عمل ہوتا اور اب کیا رائے رکھتے ہیں؟

**غلام رضا:** بحثیت ایک سیاسی ورکر کے ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم کسی کی ذاتی خواہشات پر قوم کو قربان نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے خالق ہزارہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارے دوست بھی ہیں۔ ہمارے لئے قابل احترام بھی ہیں۔ مگر وہ ہر جگہ یہی خواہش رکھتے ہیں کہ اکیلا پرواز کرے۔ وہ قوم کو اپنے لئے قربان کرنا چاہتے ہیں نہ کہ خود کو قوم کے لئے وقف کریں۔ اس کی ایک ہی خواہش کہ خالق، خالق اور خالق۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب قوم کے اندر اور بطور خاص نوجوانوں میں انتشار اپنی آخری سرحدوں کو پہنچ چکی ہے۔ اس کے راہِ حل کے لئے آپ کے پاس کیا تجاویز ہیں۔؟

**غلام رضا:** ہمیں چاہیے کہ نوجوانوں کے اندر Awareness پیدا ہوں ہم لوگ آگاہی پھیلائیں تاکہ نوجوانوں میں تحفظ کا یقین پیدا ہو جائے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، اس وقت قوم کے اندر مسائل اتنے زیادہ ہو گئے ہیں۔ کہ مسائل کی آماجگاہ بن چکی ہے۔ آپ ان مسائل کو جن میں تعلیمی، سماجی، معاشرتی، مذہبی اور دیگر ترقیاتی مسائل شامل ہیں ان کے حل کے لئے کیا تجاویز اور پروگرام رکھتے ہیں؟

**غلام رضا:** ہم اس سوچ کے ساتھ عوام کے سامنے پیش ہوئے ہیں کہ ہم اپنی قوم میں اپنے علاقے میں سماجی تبدیلیاں لائیں۔ اس سے پہلے میں ہمارے جو سابقہ نمائندگان گذرے ہیں۔ انہوں نے اپنی ذات کے لئے کام کئے ہیں اور اپنے آپ کو شخصیت بنانے کی کوشش کئے ہیں۔ ہم بے جا رسم و رواج کے خلاف قیام کریں گے انشا اللہ۔ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو یہ ہمارے منشور میں ہے کہ ہم حلقہ 14 میں محلہ کمیٹیاں دوبارہ فعال کریں گے۔ عوام کا اعتماد سابقہ نمائندوں سے اٹھ چکا ہے، انہوں نے عوام کے ساتھ جھوٹے وعدے کئے تھے۔ ہم عوام کی سوچ میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ جو رسم و رواج ہمارے اندر ہیں وہ نہ مذہبی ہیں نہ قبائلی۔ نجانے یہ رسم و رواج کہاں سے لئے جاتے ہیں میڈیا سے کہ اور دوسرے جگہوں سے۔ ہم ان کے خلاف جہاد کریں گے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب! آجکل معاشرے میں نمبروں کی آڑ میں جوا کھیلنے کی جو بیماری عام ہوگئی ہے۔ یہ ہمارے نوجوانوں، بچوں، بوڑھوں اور حتیٰ عورتوں میں ایک کینسر کی طرح سرایت کرتی جارہی ہے۔ جس سے خصوصاً نوجوانوں کی فکری صلاحیتیں مفلوج ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس کے سدِ باب کے لئے آپ کیا لائحہ عمل رکھتے ہیں۔

**غلام رضا:** یہ بالکل درست بات ہے کہ نمبر کا کھیل ہمارے معاشرے میں ایک زہر کی طرح پھیل رہا ہے۔ اسے روکنے کے لئے ہم سب کو اپنے فرائض پورے کرنے ہوں گے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، آپ کے خیال میں ہم اپنے معاشرتی اقدار کو کس طرح محفوظ کر سکتے ہیں؟ جب کہ میڈیا کے ذریعے ہمارے معاشرے میں عجیب و غریب چینلز کو عام کرنے کے لئے انتھک کوششیں ہو رہی ہیں؟

**غلام رضا:** یہ جو چینلز ہیں میڈیا کی طرف سے ہیں یہ بالکل غلط چینلز ہیں، خراب چینلز ہیں۔ اسے بند ہونا چاہیے۔ اس کو بند کرانے کے لئے عوام کو خود مردانہ وار عملی میدان میں آنا چاہیے۔ اور اس سلسلے میں عملی اقدامات ہونے چاہیے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، کیا ہماری قوم کے اندر تمام تر پارٹیوں پر مشتمل ایک اتحاد قائم ہو سکتا ہے؟ اگر ہاں تو کیسے اور کن بنیادوں پر یہ ممکن ہے؟

**غلام رضا:** ہاں بالکل، ایک اتحاد بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا ہوگا اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دعویٰ تو عوام کی خدمت کا کرتے ہیں مگر دو قدم چل کر ہم پھر وہی شخصی پرواز کی کوشش کرتے ہیں۔ اس حوالے سے بہت مشکلات ہیں۔

**پیغام تنظیم:** غلام رضا صاحب، گذشتہ برسوں ہماری قوم کو ناقابل جبر ان نقصانات اور سانحات سے دوچار ہونا پڑا۔ بحیثیت ایک امیدوار ناظم کے اور ایک روشن فکر کے آپ کا کیا رول رہا؟ آئندہ کے لئے آپ کے پاس کیا پروگرامز ہیں؟

**غلام رضا:** یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ماضی میں جتنے بھی واقعات ہوئے وہ قیامت سے کم نہیں تھا۔ میں بذاتِ خود احتجاج میں شامل تھا۔ ہسپتال میں تھا میں۔ میں نے خون بھی دیا زخمی کو۔ خدانخواستہ اس کے بعد ایسا کوئی سانحہ رونما ہو جائے تو ہمیں پرزور احتجاج کرنا چاہیے۔ اپنے اندر ایک قومی جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، عام لوگوں اور بعض سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ میجر (ر) نادر علی صاحب آئندہ انتخابات میں اپنا سیاسی مقام بنانے کی خاطر عوامی نمائندوں کے پراجیکٹس کو اپنے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ جبکہ بحیثیت ایک بیوروکریٹ ان کو یہ اختیارات حاصل نہیں کہ وہ کوئی پروجیکٹ بنائیں۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

**غلام رضا:** نہیں یہ غلط بات ہے۔ میجر نادر اس قوم کا ایک فرد ہے۔ اس نے جو بھی کام کیا ہے، جس طریقے سے بھی کیا ہے۔ جس انداز سے کیا ہے وہ ایک عوام دوست جذبے کے ساتھ کیا ہے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، آپ یہ بتائیے کہ بحیثیت ایک سیاستدان کے کرنل یونس چنگیزی اور میجر نادر علی خان صاحب کے درمیان پائی جانے والی کشیدگی کو کس طرح سے دیکھتے ہیں؟

**غلام رضا:** ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کرنل صاحب بحیثیت ایک عوامی نمائندہ کے، جو عوام کے ووٹوں سے اس قوم کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آسمبلی میں گئے۔ ہماری گذارش تو یہ تھی کہ کرنل صاحب کو اس وقت آسمبلی میں احتجاج کرنا کیوں یاد نہیں آیا، جب ہمارے پچاس بندوں کو شہید کئے گئے۔ ہمارے بارہ نوجوانوں کو ناحق شہید کئے گئے اور سو بندے جس میں بوڑھے، جوان اور کمسن بچے بھی شامل تھے شہید کئے گئے۔ کرنل صاحب کو اس وقت احتجاج کرنا چاہیے تھا۔ نہ کے اپنے ہی قوم کے ایک بیوروکریٹ کے خلاف آسمبلی میں صدائے احتجاج بلند کرے۔ میجر نادر صاحب بحیثیت ایک بیوروکریٹ نہ صرف ہزارہ قبائل کے اندر بلکہ پورے کوئٹہ شہر میں اور پورے بلوچستان میں اپنی خدمات کی وجہ سے اچھے الفاظ میں یاد رکھے جائیں گے۔ ہم تو حکومت پاکستان سے ان کی خدمات اور کارکردگی کے صلے میں تمغۂ حسنِ کارکردگی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، صوبائی سطح پر اخبارات میں تو بہت ساری سیاسی جماعتیں آپس میں اتحاد کر لیتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر وہ وہ سب کے سب ایک دوسرے کے خلاف عمل کرتا دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں۔؟

**غلام رضا:** جی ہاں، یہ بالکل درست ہے لیکن جتنے بھی ہیں سارے مفادات کی جنگ ہے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، جب کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے نمائندے عبدالخالق ہزارہ کی طرف سے ''ہمیں کالج نہیں ٹب چاہیے'' کا نعرہ لگا۔ بحیثیت ایک سیاستدان کے آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ کیا ہماری قوم کو کالج سے زیادہ ایک ٹب کی ضرورت درپیش تھی؟

**غلام رضا:** جی نہیں مجھے اس بات پر بہت افسوس ہے کہ ہمارے معزز سیاستدان کو کالج کی جگہ ایک ٹب چاہیے۔ کالج جہاں تعلیم دیا جاتا ہے۔ جہاں سے تعلیم یافتہ لوگ نکلتے ہیں۔ اگر اس کو بند کر کے اس کی جگہ ٹب چاہیے تو یہ بالکل غلط بات ہے۔

**پیغام تنظیم:** سیاسی حلقوں کا کہنا ہے رضا صاحب کہ ایک بیوروکریٹ کو چاہیے کہ وہ عوامی نمائندے کی حیثیت کو اس لئے تسلیم کرے کہ وہ عوام کا نمائندہ ہے اور عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں اور ان کے ساتھ بیوروکریٹ کا فرض بھی بنتا ہے کہ تعاون کرے نہ کہ ان کی رقابت پر اتر آئے اور اس کو نظر انداز کرے، جو عوامی مینڈیٹ کی توہین کے برابر ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

**غلام رضا:** اس بارے میں، میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے شعبے میں عوام کے لئے کام کرے اور یہ اپنے شعبے میں۔

**پیغام تنظیم:** آپ کے خیال میں ایک اچھے نمائندے میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہیے۔ اور عوام کو چاہیے کہ کیسے نمائندوں کا انتخاب کرے؟

**غلام رضا:** میرے خیال میں نمائندہ وہی ہو جو عوام کی خدمت کرے۔ جو عوام کی امنگوں پہ پورا اترے۔ جو اپنے حلقے کے دکھ درد اور مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، آپ اس انتخابات میں ناظم کے امیدوار ہیں۔ آپ اپنے پینل کو کن بنیادوں پر دوسروں سے بہتر کہہ سکتے ہیں؟

**غلام رضا:** جی ہاں، بالکل میں اپنے حلقے سے ناظم کا امیدوار ہوں۔ میں دوسرے امیدواروں سے اس وجہ سے بہتر ہوں کہ میرے پاس پرگرام ہے۔ میں اپنے عوام کے جذبات اور احساسات کے بالکل عین مطابق ہوں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، آپ کے خیال میں عوام آپ کو کیونکر انتخاب کریں گے۔ جبکہ آپ کی طرح کے دعوے، بلکہ آپ سے بھی زیادہ آپ کے حریف پینل بھی پروگرامز اور منشور کے دعوے دار ہیں۔؟

**غلام رضا:** جی ہاں، اس سے پہلے بھی جتنے امیدوار منتخب ہو کر آئے تھے۔ وہ صرف دعوؤں پہ تھا۔ میں انشا اللہ عملی طور پر کر کے دکھاؤں گا۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، لوگ کہہ رہے ہیں کہ HDP اور پیپلز پارٹی کی طرف سے اقلیتوں کو ہزارہ حلقوں میں نمائندگی دے کر ہزارہ قوم سے

نہایت ہی کمتر حیثیت کے اقلیتوں کے مفادات کو تحفظ دیا گیا ہے اور قومی مفادات سے بڑھ کر ذاتی مفادات کے حصول کا خیال رکھا گیا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

**غلام رضا:** HDP کے بارے میں مجھے علم نہیں۔ لیکن پیپلز پارٹی نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، سننے میں آیا ہے کہ آپ نے بھی اپنے حلقے سے اقلیتوں کو امیدوار کے طور پر کھڑا کیا ہے۔ انہیں ووٹ کون دے گا اور دوسری بات یہ کہ راتوں رات ہمارے حلقوں میں یہ اقلیت کہاں سے نازل ہوئے اور ان کا کام کیا ہے؟

(اس سوال کے جواب میں غلام رضا صاحب کے احباب اور سپورٹر کے درمیاں ایک لمبی بحث چھڑ گئی جو انٹرویو کے دوران وہاں موجود تھے۔ مگر درست صورتحال سامنے نہ آسکی، اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا کہ اقلیتوں کو لانے کے پیچھے کونسی سازش کارفرما ہے یا اس کی اصل وجہ کیا ہے؟ سنی سنائی باتوں اور کچھ واقعات کے چشم دید گواہوں نے مختلف سیاستدانوں کے نام لئے مگر ہم ناکافی ثبوت کی بنا پر انہیں شائع نہیں کر سکتے)

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، ہمیں اپنے منشور کے چار پانچ اہم نکات بتائیں جن کی بنیا پر آپ اپنے حلقے میں ووٹروں کو کنوینس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

**غلام رضا:** (اس سوال کا جواب پینل کے امیدوار برائے نائب ناظم مبارک صاحب نے دیا) ہمارا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہیں جو جمہوریت پر یقین رکھتی ہے۔ اس حوالے سے ہمارا تمام منشور جمہوری اقدار کے مطابق ہے۔ پہلا منشور یہ ہے کہ علاقے میں محلہ کمیٹیوں کو فعال کریں گے۔ جو بھی کام کریں گے عوام کی منشاو مرضی کے مطابق کام کریں گے۔ اپنے علاقے اور عوام میں سماجی تبدیلیاں لانے کی کوشش کریں گے۔ جو ہمارے تعلیمی ادارے ہیں ان کے اساتذہ، لیبارٹری کے سامان اور غریب طلباء کی مدد کریں گے۔

**پیغام تنظیم:** غلام رضا صاحب، ہماری کمیونٹی میں قبائلی یعنی طائفگی سیاست کا بھی عمل دخل ہے، آپ اسے اپنی سیاست میں کونسا مقام دیتے ہیں۔؟

**غلام رضا:** طائفہ پرستی کو بالکل میں کنڈم کرتا ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ سیاست میں طائفہ گی یا رنگ و نسل کچھ بھی نہیں ہے۔ (سبحان اللہ)

**پیغام تنظیم:** آپ کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اپنے الیکشن کمپین میں طائفہ پرستی کرتے ہوئے صرف اور صرف اپنے طائفہ کے لوگوں کو اختیارات دیئے ہیں، کیا یہ قومی وجود کے لئے ایک خطرناک عمل نہیں؟

**غلام رضا:** یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں نے اپنے کمپین میں طائفہ پرستی کو مسترد کیا ہے اور مسترد کرتا ہوں۔ ہمارے ساتھ صرف سیاست سے وابستہ لوگ ہی شامل ہیں۔

**پیغام تنظیم:** اچھا غلام رضا صاحب، آپ نے اپنے کونسلروں اور نائب ناظم کا انتخاب کس معیار پر کیا ہے؟ ہمیں ان کے نام بھی بتائیں۔

**غلام رضا:** میرے نائب ناظم کا نام مبارک علی ہے۔ کونسلرز کے نام عزیز اللہ، سیال محمد، محمد علی، سید محمد، ناظر حسین اور سید موسیٰ ہے۔ میں ان کے انتخاب کے سلسلے میں بتاؤں کہ میرے جتنے بھی کونسلرز اور نائب ناظم ہیں وہ سب سماجی کارکن ہیں۔ عوام دوست ہیں۔ عوام کی خدمت کے لئے کوشاں ہیں۔

**پیغام تنظیم:** ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب کرے۔ کامیابی کی صورت میں سب سے زیادہ توجہ کس شعبہ پر دیں گے۔؟

**غلام رضا:** آمین، اللہ کرے میں کامیاب ہو جاؤں۔ میں تعلیم کے شعبہ میں اور جیسے نائب ناظم نے کہا، سماجی تبدیلی میں، اور محلہ کمیٹی کے ذریعہ ہمارے جو بزرگ ہیں ان کی سرپرستی میں سماجی برائیوں کے خلاف زیادہ توجہ دیں گے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، علمدار روڈ پر چلنے والی بسوں کے متنازعہ ایشو پر اپنا موقف واضح کریں۔

**غلام رضا:** جی ہاں، ان بسوں کو چلنی چاہیے چونکہ ہمارے زیادہ تر عوام غریب ہیں۔ مزدور کار ہیں۔ یہاں سے ان کے آنے اور جانے کا جو ذریعہ ہے

یہ لبسیں ان کے لئے کمفرٹیبل ہیں ان کے لئے موزوں ہیں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، آپ کس ذوق کے مالک ہیں۔کیا آپ شعروشاعری سے لگاؤ رکھتے ہیں؟

**غلام رضا:** جی نہیں، میں شعروشاعری نہیں پڑھتا اور مجھے پسند بھی نہیں۔

**پیغام تنظیم:** آپ ادب کے کس صنف کو پسند کرتے ہیں؟ اخباری کالم، سیاسی مقالات یا دوسری کتابیں پڑھتے ہیں؟

**غلام رضا:** جی ہاں، میں صرف ڈیلی اخبار پڑھتا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، آپ کا پیشہ کیا ہے؟

**غلام رضا:** میں پراپرٹی ڈیلر ہوں۔

**پیغام تنظیم:** اس سے پہلے آپ کیا کاروبار کرتے تھے؟

**غلام رضا:** میں پہلے سے پراپرٹی کے کاروبار سے منسلک رہا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** غلام رضا صاحب، ''پیغام تنظیم'' کے ذریعے قارئین کو، عوام کو اور اپنے حلقے کے ووٹروں کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے۔؟

**غلام رضا:** جی ہاں، میرا پیغام میرے حلقے کے، بلکہ میرے سارے ہزارہ قبیلے کے لئے یہ ہے کہ بارالہیٰ، خدا کے لئے متحد ہو جاؤ، متحد ہو جاؤ تا کہ کوئی دوسری طاقت ہمارے بیچ آ کر ہمیں پاش پاش اور ریزہ ریزہ نہ کر سکے۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ میں اپنی طرف سے اور پیغام تنظیم کے دوسرے تمام دوستوں کی طرف سے آپ کا اور نائب ناظم کے امیدوار مبارک علی صاحب کا اور یہاں پر موجود دوسرے دوستوں کا، جواد علی اخلاقی صاحب کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں کہ آپ لوگوں نے رات کے دو بجے تک ہمیں وقت دیا۔ اور اپنے خیالات اور اپنے منشور کو اپنے لوگوں کے ساتھ شیئر کیا۔ چونکہ اس سے پہلے اس قسم کوششیں کبھی بھی نہیں ہوئی ہیں۔ انٹرویو کی شکل میں سوالات اور جوابات کا یہ ایک نیا سلسلہ ہے۔ ہماری ان کوششوں کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں۔؟

**غلام رضا:** جی ہاں، آپ کا بھی بہت بہت شکریہ کہ ہمیں یہ موقع دیا کہ ہم اپنے منشور کو اور جو سیاسی جذبات ہیں اس کو اپنے عوام کے سامنے اظہار کریں۔ آپ کی یہ کوشش بہت ہی اچھی ہے۔ واقعی اس سے پہلے کسی نے ایسی کوشش نہیں کی تھی۔ اس سے یہ ہوگا کہ جو بھی منتخب نمائندے آئیں گے وہ اپنی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ اور آخر میں اس قومی فریضہ کی انجام دہی پر میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

**پیغام تنظیم:** رضا صاحب، اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب کرے۔ شکریہ اور اللہ حافظ۔

..................☆☆☆☆☆..................